لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبلیغ (فروری) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں ۱۴ تبلیغ کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم حضور کو صحت و تندرستی سے اپنے حفظ و امان میں رکھے اور تائید غیبی سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

مسیح موعود کی خاص علامات

اور ان کی وضاحت

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا۔ (۳) اور نیز یہ کہ کافر اُس کے دم سے مریں گے (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجّال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔ وتلك عشرة كاملة۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور علامت کے مسیح موعود کے جسم کو اُن کا روزِ ازل سے لاحق ہونا مقدر کیا گیا تھا تا اُس کی غیر معمولی صحت بھی ایک نشان ہو۔

اور دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں جن پر اُس کی اتمام حجت موقوف ہے (۱) ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجّت جو بغیر کسب اور اکتساب کے اُس کو عطا کیا جائے گا (۲) دوسری اتمام حجّت نشانوں کے ساتھ جو بغیر انسانی دخل کے خدا کی طرف سے نازل ہوں گے اور دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اُس کا اُترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اُس کی ترقی کے لئے غیب سے سامان میسّر ہوں گے اور اُنکے سہارے سے کام چلیگا اور میں اس سے پہلے ایک خواب بیان کر چکا ہوں کہ میں نے دیکھا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دی گئی ہے جس کا قبضہ تو میرے ہاتھ میں ہے اور نوک اُسکی آسمان میں ہے اور میں دونوں طرف اُس کو چلاتا ہوں اور ہر ایک طرف چلانے سے صدہا انسان قتل ہوتے جاتے ہیں جس کی تعبیر خواب ہی میں ایک بندہ صالح نے یہ بیان کی کہ یہ اتمام حجّت کی تلوار ہے اور داہنی طرف سے مراد وہ اتمام حجّت ہے جو بذریعہ نشانوں کے ہوگا اور بائیں طرف سے وہ اتمام حجّت مراد ہے جو بذریعہ عقل اور نقل کے ہوگا اور یہ دونوں طور کا اتمام حجت بغیر انسانی کسب اور کوشش کے ظہور میں آئے گا۔

اور کافروں کو اپنے دم سے مارنا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح موعود کے نفس سے یعنے اُس کی توجہ سے کافر ہلاک ہوں گے اور مسیح موعود کا ایسا دکھائی دینا کہ گویا وہ حمام سے غسل کر کے نکلا ہے اور موتیوں کے دانوں کی طرح آبِ غسل کے قطرے اُس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔ اس کشف کے معنے یہ ہیں کہ مسیح موعود اپنی بار بار کی توبہ اور تضرع سے اپنے اس تعلق کو جو اُس کو خدا کے ساتھ ہے تازہ کرتا رہے گا گویا وہ ہر وقت غسل کرتا ہے اور اُس پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں یہ نہیں کہ انسانی سرشت کے برخلاف اس میں کوئی خارق عادت امر ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ کیا انہوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا تو کیا اب بھی یہ شوق باقی ہے کہ انسانی عادت کے برخلاف عیسیٰ آسمان سے اُترے فرشتے بھی ساتھ ہوں اور اپنے مُنہ کی پھونک سے لوگوں کو ہلاک کرے اور موتیوں کی طرح قطرے اس کے بدن سے ٹپکتے ہوں۔ غرض مسیح موعود کے بدن سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکنے کے معنے جو میں نے لکھے ہیں وہی صحیح ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے کڑے دیکھے تو کیا اس سے کڑے ہی مراد تھے؟ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیاں ذبح ہوتے دیکھیں تو کیا اس سے گائیاں ہی مراد تھیں ہرگز نہیں بلکہ ان کے اور معانی تھے۔ پس اسی طرح مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس رنگ میں دیکھنا کہ گویا وہ غسل کر کے آتا ہے اور غسل کے قطرے موتیوں کی طرح اُسکے سر پر سے ٹپکتے ہیں اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ بہت توبہ کرنیوالا اور رجوع کرنیوالا ہوگا اور ہمیشہ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ رہیگا گویا وہ ہر وقت غسل کرتا ہے اور پاک رجوع کے پاک قطرے

موتیوں کے دانوں کی طرح اُس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کو غسل سے مشابہت دی ہے جیسا کہ نماز کی خوبیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے گھر کے دروازے کے آگے نہر ہو اور وہ پانچ وقت اس نہر میں غسل کرے تو کیا اُس کے بدن پر میل رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں تب آپ نے فرمایا کہ اسی طرح جو شخص پانچ وقت نماز پڑھتا ہے (جو جامع توبہ اور استغفار و دعا اور تضرع اور نیاز اور تحمید اور تسبیح ہے) اس کے نفس پر بھی گناہوں کی میل نہیں رہ سکتی گویا وہ پانچ وقت غسل کرتا ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے غسل کے بھی یہی معنے ہیں ورنہ جسمانی غسل میں کونسی کوئی خاص خوبی ہے اس طرح تو ہندو بھی ہرروز صبح کو غسل کرتے ہیں اور غسل کے قطرے بھی ٹپکتے ہیں۔ افسوس کہ جسمانی خیال کے آدمی ہر ایک روحانی امر کو جسمانی امور کی طرف ہی کھینچ کر لے جاتے ہیں اور یہود کی طرح اسرار اور حقائق سے ناآشنا ہیں۔

اور یہ امر کہ مسیح موعود دجّال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کریگا یعنی دجّال بھی خانہ کعبہ کا طواف کریگا اور مسیح موعود بھی۔ اس کے معنی خود ظاہر ہیں کہ اس طواف سے ظاہری طواف مراد نہیں ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ دجّال خانہ کعبہ میں داخل ہو جائیگا یا یہ کہ مسلمان ہو جائیگا یہ دونوں باتیں خلاف نصوص حدیثیہ ہیں۔ پس بہرحال یہ حدیث قابلِ تاویل ہے اور اس کی وہ تاویل جو خدا نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا جس کا نام دجّال ہے وہ اسلام کا سخت دشمن ہوگا اور وہ اسلام کو نابود کرنے کے لئے جس کا مرکز خانہ کعبہ ہے چور کی طرح اُس کے گرد طواف کریگا تا اسلام کی عمارت کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دے اور اس کے مقابل پر مسیح موعود بھی مرکز اسلام کا طواف کریگا جس کی تمثیلی صورت خانہ کعبہ ہے اور اس طواف سے مسیح موعود کی غرض یہ ہوگی کہ اس چور کو پکڑے جس کا نام دجّال ہے اور اس کی دست درازیوں سے مرکز اسلام کو محفوظ رکھے یہ بات ظاہر ہے کہ رات کے وقت چور بھی گھروں کا طواف کرتا ہے اور چوکیدار بھی۔ چور کی غرض طواف سے یہ ہوتی ہے کہ نقب لگاوے اور گھر والوں کو تباہ کرے اور چوکیدار کی غرض طواف سے یہ ہوتی ہے کہ چور کو پکڑے اور اسکو سخت عقوبت کے زندان میں داخل کراوے تا اسکی بدی سے لوگ امن میں آجاویں۔ پس اس حدیث میں اسی مقابلہ کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں وہ چور جس کو دجّال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ناخنوں تک زور لگائیگا کہ اسلام کی عمارت کو منہدم کر دے ✝ اور مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہنچائے گا اور تمام فرشتے اُس کے ساتھ ہو جائیں گے تا اس آخری جنگ میں اس کی فتح ہو۔ وہ نہ تھکیگا اور نہ درماندہ ہوگا اور نہ سست ہوگا اور ناخنوں تک زور لگائے گا تا اس چور کو پکڑے اور جب اُسکی تضرعات انتہا تک پہنچ جائینگی تب خدا اسکے دل کو دیکھیگا کہ کہاں تک وہ اسلام کے لئے پگھل گیا تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی آسمان کریگا اور وہ فتح جو انسانی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آجائیگی۔

اس مسیح کے آخری دنوں میں سخت بلائیں نازل ہوں گی اور سخت زلزلے آئینگے اور تمام دنیا سے امن جاتا رہیگا۔ یہ بلائیں صرف اس مسیح کی دعا سے نازل ہونگی تب ان نشانوں کے بعد اُس کی فتح ہوگی۔ وہی فرشتے ہیں جو استعارہ کے لباس میں لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود اُن کے کاندھوں پر نزول کرے گا۔ آج کون خیال کر سکتا ہے کہ یہ دجّالی فتنہ جس سے مراد اس زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے منصوبے ہیں انسانی کوششوں سے فرو ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ آسمان کا خدا خود اس فتنہ کو فرو کریگا۔ وہ بجلی کی طرح گریگا اور طوفان کی طرح آئیگا اور ایک سخت آندھی کی طرح دنیا کو ہلا دیگا کیونکہ اس کے غضب کا وقت آگیا مگر وہ بےنیاز ہے۔ قدرت کی پتھر کی آگ انسانی تضرعات کی ضرب کی محتاج ہے۔ آہ کیا مشکل کام ہے۔ آہ کیا مشکل کام ہے۔ ہم نے ایک قربانی دینا ہے جب تک ہم وہ قربانی ادا نہ کریں کسر صلیب نہیں ہوگا ایسی قربانی کو جب تک کسی نبی نے ادا نہیں کیا اُسکی فتح نہیں ہوئی اور اسی قربانی کی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید یعنی نبیوں نے اپنے تئیں مجاہدہ کی آگ میں ڈال کر فتح چاہی پھر کیا تھا ہر ایک ظالم سرکش تباہ ہو گیا اور اسی کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے۔

تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

اور صلیب کے توڑنے سے یہ سمجھنا کہ صلیب کی لکڑی یا سونے چاندی کی صلیبیں توڑی جائیں گی یہ سخت غلطی ہے اس قسم کی صلیبیں تو ہمیشہ اسلامی جنگوں میں ٹوٹتی رہی ہیں بلکہ اس سے مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو توڑ دے گا اور بعد اس کے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشوونما نہیں ہوگا۔ ایسا ٹوٹے گا کہ پھر قیامت تک اس کا پیوند نہیں ہوگا۔ انسانی ہاتھ اُس کو نہیں توڑینگے بلکہ وہ خدا جو تمام قدرتوں کا مالک ہے جس طرح اُس نے اس فتنہ کو پیدا کیا تھا اسی طرح اسکو نابود کریگا۔ اُسکی آنکھ ہر ایک کو دیکھتی ہے اور ہر ایک صادق اور کاذب اُس کی نظر کے سامنے ہے وہ غیر کو یہ عزت نہیں دیگا مگر اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا مسیح یہ شرف پائیگا جس کو خدا عزت دے کوئی نہیں جو اس کو ذلیل کر سکے وہ مسیح ایک بڑے کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے سو وہ کام اس کے ہاتھ پر فتح ہوگا اُس کا اقبال صلیب کے زوال کا موجب ہوگا اور صلیبی عقیدہ کی عمر اس کے ظہور سے پوری ہو جائیگی اور خود بخود لوگوں کے خیالات صلیبی عقیدہ سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے جیسا کہ آجکل یوروپ میں ہو رہا ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ ان دنوں میں عیسائیت کا کام صرف تنخواہ دار پادری چلا رہے ہیں اور اہل علم اس عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ پس یہ ایک ہوا ہے جو صلیبی عقیدہ کے برخلاف یورپ میں چل پڑی ہے اور ہرروز تند اور تیز ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی مسیح موعود کے ظہور کے آثار ہیں کیونکہ وہی دو فرشتے جو مسیح موعود کے ساتھ نازل ہونے والے تھے صلیبی عقیدہ کے برخلاف کام کر رہے ہیں اور دنیا ظلمت سے روشنی کی طرف آتی جاتی ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ دجّالی طلسم کھلے کھلے طور پر ٹوٹ جائے کیونکہ عمر پوری ہو گئی ہے۔

اور یہ پیشگوئی کہ خنزیر کو قتل کرے گا یہ ایک نجس اور بدزبان دشمن کو مغلوب کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اسکی طرف اشارہ ہے کہ ایسا دشمن مسیح موعود کی دعا سے ہلاک کیا جائیگا۔

اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُس کی

✝ حاشیہ۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں بھی یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دجّال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کا طریق چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس نے سورۂ ممدوحہ میں یہی دعا سکھلائی ہے کہ ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ ایسے یہود نہ بن جائیں جن پر حضرت عیسیٰ کی نافرمانی اور عداوت کے غضب نازل ہوا تھا اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم کو چھوڑ کر اس کو خدا بنا دیا تھا اور ایک ایسا جھوٹ اختیار کیا جو تمام جھوٹوں سے بڑھ کر ہے اور اس کی تائید میں حد سے زیادہ فریب اور مکر استعمال میں لائے۔ اس لئے آسمان پر ان کا نام دجّال رکھا گیا۔ اگر کوئی اور دجّال ہوتا تو اس آیت میں اس سے پناہ مانگنی ضروری تھی یعنی سورۂ فاتحہ میں بجائے ولا الضالین کے ولا الدجّال ہونا چاہیئے تھا اور یہی معنے واقعات نے ظاہر کئے ہیں کیونکہ جس آخری فتنہ سے ڈرایا گیا تھا زمانہ نے اُسی فتنہ کو پیش کیا ہے جو تثلیث پر غلو کرنے کا فتنہ ہے۔ منہ

نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔

اور یہ پیشگوئی کہ وہ دجال کو قتل کرے گا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبزوال ہو جائیگا اور خود بخود کم ہوتا جائے گا اور دانشمندوں کے دل توحید کی طرف پلٹا کھا جائیں گے۔ واضح ہو کہ دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں ایک یہ کہ دجال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے دوسری یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔ پس قتل کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اس شیطانی فتنہ کا ایسا استیصال ہوگا کہ پھر قیامت تک کبھی اس کا نشوونما نہیں ہوگا گویا اس آخری لڑائی میں شیطان قتل کیا جائے گا۔

اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود بعد وفات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل ہوگا۔ اس کے یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی جائیگی یہ جسمانی خیال کے لوگوں کی غلطیاں ہیں جو گستاخی اور بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود مقام قرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر ہوگا کہ موت کے بعد وہ اس رُتبہ کو پائے گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب کا رتبہ اس کو ملیگا اور اسکی رُوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح سے جا ملیگی گویا ایک قبر میں ہیں۔ اصل معنے یہی ہیں جس کا جی چاہے دوسرے معنے کرے۔ اس بات کو روحانی لوگ جانتے ہیں کہ موت کے بعد جسمانی قرب کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی قرب رکھتا ہے اُس کی روح آپ کی روح سے نزدیک کی جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

اور یہ پیشگوئی کہ وہ قتل نہیں کیا جائیگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خاتم الخلفاء کا قتل ہونا موجب ہتک اسلام ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قتل سے بچائے گئے۔

(حقیقۃ الوحی از مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ)

چودھویں (۱۴) صدی ہجری کا اختتام - اور مُسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ!

اِمام مَہدی اور مسیحِ مَوعُود کا ظہُور ہوچکا ہے

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱)

محترم بھائیو! آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمّت میں بعثت مجددین اور ایک مہدی اور مسیح کے ظہور کے بارہ میں پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ جن کا احادیث میں ذکر ہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:-

(۱) اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۴۱ و اُصُول کافی ص ۶۹۱ خاتمۃ الطبع)

کہ اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص مبعوث کرتا رہے گا جو دینِ اسلام کی تجدید کرتا رہے گا۔

(۲) کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

(بخاری جلد ۲ بحوالہ مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ)

اے لوگو! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اس حالت میں کہ وہ تمہارے امام تم میں سے ہوں گے۔

(۳) وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی شخصیت ہیں۔

(۴) یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱)

کہ قریب ہے جو تم میں سے زندہ رہے وہ عیسیٰ بن مریم سے ملاقات کرے جو امام مہدی اور حَکَم اور عدل ہوں گے۔

(۵) عن حُذیفۃ بن یمان قال رسُول اللّٰہ صلعم اذا مضت الفٌ و مائتان واربعون سنۃً یبعث اللّٰہ المھدی۔

(النجم الثاقب جلد ۲ ص ۲۰۹)

حضرت حُذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ۱۲۴۰ سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالےٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(۶) یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کَدعہ۔

(جواہر الاسرار تالیف حضرت شیخ علی حمزہ بن علی الطوسی وارشادات فریدی جلد ۳ ص ۷۰)

کہ امام مہدی ایک بستی سے ظاہر ہوگا جسے کادعہ کہتے ہیں۔ کادعہ قادیان کا ہی معرب ہے۔

(۷) اِنّ لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاوّل لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ (دارقطنی ص ۱۸۸)

کہ ہمارے مہدی کے لئے دو ایسے نشان ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان المبارک میں (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی تاریخ کو (یعنی ۱۳ تاریخ) اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی ۲۸ تاریخ کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ گرہن حسب پیشگوئی ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۴ء) کو مقررہ تاریخوں میں لگ چکے ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اُن کے واپس دوبارہ آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے آنے والے امام مہدی کو ہی مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ گویا موعود دو شخصیتیں نہیں صرف ایک ہی شخصیت ہے جو امام مہدی اور مسیح کے ناموں سے ملقب ہوگی۔

(۲)

اے متلاشیانِ حق! احادیث مذکورہ بالا اور اُن میں بیان کردہ علامات کو پورا ہوتے دیکھتے ہوئے اس اُمّت کے بزرگان تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے شروع میں امام مہدی اور مسیح کے ظہور کی بشارت دے رہے تھے چنانچہ

(الف) نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال تیرھویں صدی کے آخر میں اپنی کتاب "حجج الکرامہ" صفحہ ۱۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وبر سرمائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام ونزول عیسیٰ صورت گرفت۔ پس ایشاں مجدد ومجتہد باشند"

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس کے شروع ہونے میں ابھی دس سال باقی ہیں اگر امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔

(ب) اسی طرح نواب صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ابوالخیر نواب نورالحسن خان صاحب چودھویں صدی کے شروع ہونے پر کتاب "اقتراب الساعۃ" صفحہ ۲۲۱ پر رقمطراز ہیں:-

"اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام تیرھویں صدی میں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدی نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آتی ہے۔ اس صدی کے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں۔"

(ج) خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم نے ممالک اسلامیہ کی سیاحت کے بعد تحریر فرمایا کہ:-

"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے اُن کو امام مہدی کا بڑی بیتابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اسی سنہ ۱۳۳۱ھ میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے۔"

(اہلحدیث ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء)

(۳)

معزز بھائیو! یکم محرم الحرام سنہ ۱۴۰۰ھ (بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۹ء) سے چودھویں صدی ہجری کا آخری سال شروع ہو چکا ہے۔ اب ایک سال گزرنے کے بعد نئی صدی یعنی پندرھویں صدی ہجری کا انشاء اللہ آغاز ہوگا۔ چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز میں آپ سب بھائیوں کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ کہ سنجیدگی و متانت سے غور کریں کہ اس صدی کا مجدد - امام مہدی اور مسیح موعود کون ہیں اور کہاں ہیں؟ جن کے بارہ میں اسلامی کتب میں پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں۔ اور جن کے مطابق وہ اس موعود کے ظہور کے اس چودھویں صدی میں منتظر تھے۔ جبکہ علامات ماثورہ پوری ہو چکی ہیں اور زمانہ اُس مامورِ ربانی کے ظہور کا متقاضی تھا۔ علماء کرام اور عوام مسلمانوں کے نزدیک اب تک وہ امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر نہیں ہوئے۔ اور یہ پوری صدی انتظار میں ہی گزر گئی۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا مسلمان اب مایوسی اور ناامیدی کا مُرقّع بن کر بالفاظ علامہ اقبال یہ کہہ کر اپنے دلوں کو تسلی دے لیں ؎

مینارِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ
اب انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے

یا بقول شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لاہور یہ کہہ کر مطمئن ہو جائیں کہ:-

"رہا مہدی موعود کا عقیدہ تو یہ زبوں کاروں اور بے ہمتوں کے کارخانے کا مضروب ہے"

(چٹان لاہور ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء)

یا پھر وہ خلوص قلب اور صحتِ نیت سے اُس مامورِ ربانی اور موعودِ رُوحانی کی تلاش کریں۔ اور اس کی شناخت کرکے اور اس کی جماعت میں شامل ہو کر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی سعادت و توفیق پائیں۔

(۴)

پس اے بھائیو! آپ کو مایوس و نااُمید ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو یہ بشارت و خوشخبری دی جاتی ہے کہ احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہی بانی جماعت

باقی صفحہ

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۵ صلح (جنوری)۔ آج یہاں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے ناجائز طریقوں سے اموال کمانے کی ممانعت سے متعلق سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۹ اور سورۃ النساء کی آیات ۲۸ تا ۳۱ کی تفسیر فرمائی اور مال کو ناجائز طریق سے کھانے والوں کے بارے میں قرآنی انذار سے آگاہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اِن آیاتِ قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مال کو ناحق اور ناجائز طریق سے نہ کھائیں۔ حضور نے فرمایا کہ انسان نے مال کو غصب کرنے کے متعدد طریق بنا رکھے ہیں جن میں چوری، ڈکیتی، کم تولنا، ملاوٹ کرنا، ناقص مال دے دینا، رشوت لینا، حکام پر اثر و رسوخ ڈال کر مال کو غصب کرنا اور اسی طرح کے بہت سے دیگر طریق شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دُنیا میں بہت بڑا فساد اسی بات سے پیدا ہوتا ہے کہ ایک انسان جانتے بوجھتے ہوئے کہ فلاں مال پر اس کا حق نہیں ہے اسکو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے حکام کے پاس مقدمات دائر کرتا ہے حضور نے اِس ضمن میں فرمایا کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جو مال جاتا ہے اس کے جائز طریقے بھی ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان جائز طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے تجارت کے دو اصول مقرر فرمائے ہیں اوّل یہ کہ یہ خدا کی ہدایت اور خدا کے قائم کردہ طریق پر صاف ستھری تجارت ہو اور دوسری یہ کہ یہ تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اِس آیت کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے تجارت کا وسیع اصول بیان فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اِن آیات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کسی کو اس کے جائز حق سے محروم کرنا اس کو بھوکا مارنے کے مترادف ہے اور اسلام کسی کو بھوکا مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام انسانوں کو زندہ کرنے، صحتمند اور معمور الاوقات بنانے کے لئے آیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ مال کو ناجائز طور پر کھانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے کھلے طور پر ڈرایا ہے اور کہا ہے کہ ان کو ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے۔ حضور نے کہا کہ اللہ چاہتا ہے انسانوں پر سے گناہ کا بوجھ ہلکا کرے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق دے کہ ہم خدا کے ہی بندے بنیں غیراللہ کی طرف ہمارا کوئی میلان نہ ہو اور ہم اس خدا کی طرف پوری طرح جھکنے والے، دُنیا کے بوجھ سے ہلکے ہو کر اُس کی جناب میں بلند ہونے والے اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے والے بنیں۔ آمین

امام الزمان اور اسکے نشانات

از حضرت مسیح موعود ؑ

قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدّن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیرِ حکم ہو کر چلیں۔ یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی ہے۔ اِسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ پس سوچنا چاہیئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالےٰ کی نعمت سے خالی نہیں۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پَیروی کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے۔ ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ ہم انکی پَیروی کریں۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبیؔ۔ رسُول۔ محدّث۔ مجدّد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے۔ اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو مَیں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

اِمَامُ الزَّمَان مَیں ہُوں

اور مجھ میں خدا تعالےٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے اور ایسے وقت میں مَیں ظاہر ہُوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلافات سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا۔ کہ کوئی حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا اور کوئی دمشق میں ان کو اتار رہا تھا اور کوئی مکہ میں اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں۔ اور کوئی خیال کرتا تھا کہ وہ ہندوستان میں اُتریں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حَکَمْ کو چاہتے تھے سو وہ حَکَمْ مَیں ہُوں۔ مَیں روحانی طور پر کسرِ صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دُور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ مَیں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ مَیں اپنی حقیّت کی کوئی اَور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالےٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں اور مَیں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حَکَمْ ہوں ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حَکَمْ ہوں۔ اور مَیں امام مالکؒ اور ابن حزمؒ اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں۔ اور دوسرے اہلسنّت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں۔ سو مَیں بحیثیت حَکَمْ ہونے کے ان جھگڑا کرنے والوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہلسنّت کا سچا ہے کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت بروزی تھا نہ کہ حقیقی۔ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ اور امام مالک اور ابن حزم وغیرہم کلام ان کے سچے ہیں۔ کیونکہ بموجب نص صریح آیت کریمہ یعنی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے مسیح کا عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا۔ یہ میری طرف سے بطور حَکَمْ کے فیصلہ ہے۔ اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اس کو قبول نہیں کرتا جس نے مجھے حَکَمْ مقرر فرمایا ہے۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حَکَمْ ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ کے لئے حَکَمْ آنا چاہیئے تھا وہ زمانہ موجود ہے اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حَکَمْ نے اصلاح کرنی تھی۔ وہ قوم موجود ہے اور جن نشانوں نے اس حَکَمْ پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں۔ اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ اگر مَیں حَکَمْ نہیں ہوں تو میرے نشانوں کا مقابلہ کرو۔ میرے مقابل پر جو اختلاف عقائد کے وقت آیا ہوں اور سب بحثیں نکمّی ہیں۔ صرف حَکَمْ کی بحث میں ہر ایک کا حق ہے جس کو مَیں پورا کر چکا ہوں خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں:۔

(۱) مَیں قرآن شریف کے معجزہ کے ظلّ پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئیؔ نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) مَیں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) مَیں کثرتِ قبولیّتِ دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری دُعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں۔ اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) مَیں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالےٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں ؎

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں ۔ ایں دو شاہد از پئے تصدیقِ من استادہ اند

مدّت ہوئی کسوف خسوف رمضان میں ہو گیا۔ حج بھی بند ہُوا۔ اور بموجب حدیث کے طاعون بھی ملک میں پھیلی اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جن کے صدہا ہندو اور مسلمان گواہ ہیں جن کو مَیں نے ذکر نہیں کیا۔ ان تمام وجوہ سے مَیں امام الزمان ہوں۔ اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائیگا دیکھو مَیں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمّہ تھا۔ (ضرورۃ الامام)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا منصب و مقام

از: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دَورِ اوّل میں اسلام کے عُروج کی جہاں پہلے سے بشارتیں دی تھیں وہاں آپ نے اسلام کے تنزل کی بھی پیشگوئیاں فرمائی ہیں کہ مسلمان نام کے رہ جائیں گے اور قرآن کے حرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ اُس وقت دُنیا ایک پُر آشوب دَور میں سے گزر رہی ہوگی۔ رُوحانی اور مادی ہر طرح کی مشکلات درپیش ہونگی۔ ایسے دَور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہی اُمت میں سے ایک عظیم الشان رُوحانی مصلح کے مبعوث کئے جانے کی بشارت دی تھی۔ اور اس مقدس وجود کو آپ نے مسیح اور مہدی قرار دیا ہے جس کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر تھی۔ جس کے دَم سے اسلام اور مسلمانوں کا احیاء وابستہ تھا۔ اور جس نے انفاسِ قدسیہ کے نتیجہ میں اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام پانا تھا۔ جس نے ایمان کو دوبارہ ثریا ستارے سے لاکر تمام دُنیا میں اسلام کو غالب کر کے حضرت نبیٔ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو ساری دُنیا میں قائم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ - (توبہ ع - فتح ع)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر کے دکھا دے۔

یہ غلبہ حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ہونے والا ہے۔ اور آپ ہی کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ہوگا۔ تمام مفسّرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان جلد ۲۹ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

"وَ ذٰلِکَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ"

یہ غلبۂ دین عیسیٰ بن مریم کے زمانہ میں ہوگا۔ اس امر کی تائید ایک حدیثِ نبویؐ کے یہ الفاظ بھی کرتے ہیں کہ

"یُهْلِکُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ"

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۶)

اللہ تعالیٰ اس موعود مسیح کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ یعنی رفتہ رفتہ تمام دُنیا اسلام کی صداقت کو قبول کر لے گی۔

پس قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ کی بناء پر اُمتِ مسلمہ تیرہ صدیوں سے اجماعی طور پر مسیح موعود اور مہدی معہود کا انتظار کرتی رہی۔ اگرچہ اس موعود کی کیفیتِ آمد میں قدرے اختلاف رہا ہے۔ لیکن نفسِ آمد پر سب کا اتفاق ہے۔

اس سلسلہ میں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پیشگوئیوں میں اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ اور ان میں تاویل و تعبیر ضروری ہے۔ جب قرآن مجید کی متعدد آیات میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا ثبوت پایا جاتا ہے اور موجودہ عصری تحقیقات بھی ان کی تائید کرتی ہیں تو معلوم ہوا کہ احادیث میں جس مسیحؑ کے آنے کی پیشگوئی ہے وہ دراصل اُمتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہے جو عیسیٰ بن مریم کے منصب و مقام کو حاصل کر کے مبعوث ہونے والا ہے۔ حدیث بخاری کے الفاظ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ ایسی صحیح تعبیر ہے کہ علامہ اقبال کو بھی اس کی معقولیت کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

"جہاں تک مَیں نے اس تحریک کے منشاء کو سمجھا ہے احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیحؑ کی موت ایک عام فانی انسان کی موت تھی۔ اور رجعتِ مسیحؑ گویا ایسے شخص کی آمد ہے جو رُوحانی حیثیت سے اس کا مشابہ ہے۔ اس خیال سے اس تحریک پر ایک طرح کا عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے۔"

[رسالہ علامہ اقبال کا پیغام ملتِ اسلامیہ کے نام۔ صفحہ ۲۲-۲۳]

مقامِ نبوت

بہرحال مسیحؑ کی آمدِ ثانی میں اُن کا مقام نبوت کا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ...... وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔

(سُورۃ جمعہ)

یعنی خُدا نے عربوں میں اپنا ایک رسُول بھیجا ہے...... اور وہ ایک بعد میں آنے والی قوم میں بھی جو انہی کے ساتھ کی ہے اس رسول کو (ایک ظِل اور بروز کے ذریعہ) دوبارہ ظاہر فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسلم کے باب ذکر الدجال میں آنے والے مسیح کو ایک ہی مقام پر بار بار نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:-

"وَ یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُهٗ..... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُهٗ..... ثُمَّ یَهْبِطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُهٗ..... فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُهٗ"

یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دُشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے..... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ خدا کے حضور دُعا اور تضرّع کے ساتھ رُجوع کریں گے...... اور اس دُعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ مشکلات کے بھنور سے نجات پاکر دُشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے۔ لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی..... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دُعا کرتے ہوئے جُھکیں گے۔

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِهٖ کَفَرَ حَقًّا"

(حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۱)

کہ جو شخص یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول نبی نہ ہوں گے، وہ پکا کافر ہے۔ پھر لکھا ہے کہ:-

"فَهُوَ وَ اِنْ کَانَ خَلِیْفَةً فِی الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ فَهُوَ رَسُوْلٌ وَّ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ عَلٰی حَالِهٖ"

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

یعنی باوجود اس بات کے کہ وہ اُمتِ محمدیہ کے ایک خلیفہ ہوں گے پھر بھی بدستور رسُول اور نبی رہوں گے۔

اسی امر کا اعتراف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی یوں کیا ہے کہ:-

"..... آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی اپنی جگہ نبوت پر برقرار ہونے کے باوجود شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے۔"

[شہاب یکم مارچ ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۶
بحوالہ الفضل ۱۰ مئی ۱۹۶۴ء]

پس قرآن مجید، احادیثِ نبویہ اور بزرگانِ سلف اور عام مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح موعود کا مقام، نبوت کا مقام ہے۔

مسیح موعود اور مہدی

عامۃ المسلمین میں یہ خیال رائج ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی دو الگ الگ وجود ہیں۔ حالانکہ بخاری شریف کی حدیث و امامکم منکم اور مسلم کے الفاظ فامّکم منکم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسیح موعود ہی امام الزمان اور امام مہدی ہوں گے۔ اس امر کی تائید مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ:-

"یوشک من عاش منکم ان یلقیٰ عیسی بن مریم اماماً مهدیاً وحکماً عدلاً"

یعنی جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ بن مریم کو ملے گا جو امام مہدی اور حَکَم اور عادل ہوگا۔

پھر ابن ماجہ باب شدۃ الزمان کی ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ولا المهدی الا عیسی بن مریم"

کہ مہدی دراصل ابن مریم ہی ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس دعویٰ کے تعلق میں فرمایا ہے کہ:-

(۱)

"مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۲)

"مَیں مسیح موعود ہوں اور وہی جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی رکھا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۴)

(۳)

"نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۴)

"سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔"

(آخری خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء
مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۵)

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۶ حاشیہ)

اُمتی نبی

(۶)

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھا جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہِ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ رُوحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث، اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

حَکَم وعدل

اُمتِ محمدیہ کے مسیح موعود اور مہدی معہود کا ایک منصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حَکَم اور عدل بھی قرار دیا ہے۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

—(الف)—

"مجھے خُدا کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔"

(اربعین اوّل ۳)

—(ب)—

"حدیثوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعود جو اِسی اُمت میں سے ہوگا وُہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَم ہوگا۔ یعنی جس قدر اختلاف داخلی و خارجی موجود ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے خُدا اُسے بھیجے گا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خُدا اُسے راستی پر قائم کرے گا۔ اور جو کچھ کہے گا بصیرت سے کہے گا۔ اور کسی فرقہ کو حق نہیں ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے کیونکہ اس زمانہ میں مختلف عقائد کے باعث منقولی مسائل جن کی قرآن شریف میں تصریح نہیں، مشتبہ ہوجائیں گے۔ اور بباعث کثرتِ اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حَکَم کے محتاج ہوں گے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کرے گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲)

موعودِ اقوامِ عالم

موجودہ دَور مذہبی اور رُوحانی اعتبار سے اس قدر پُر آشوب ہے کہ تمام مذاہب میں نہ صرف اس زمانہ کی علامات کا ذکر اور خرابیوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے بلکہ ان مفاسد کا علاج بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت خدا کا ایک عظیم الشان مصلح مبعوث ہوگا اور اس کے زمانہ میں وہ مذہب ساری دُنیا پر چھا جائے گا۔ چنانچہ دُنیا کی تین بڑی قومیں عیسائی۔ مسلمان اور ہندو اپنے اپنے معتقدات کے لحاظ سے اس زمانہ میں مسیح اور کرشن کی آمدِ ثانی کی منتظر ہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر مذہب کا علیحدہ علیحدہ مصلح ظاہر ہوکر سارے مذاہب پر غالب آئے یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ بلکہ اس طرح تو امنِ عالم مزید تباہ ہوجاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آنے والا ایک ہی شخص ہے جس نے ان مذکورہ ساری اقوام کو اور دُنیا کے تمام بنی نوعِ انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور ایک متحد قوم بنادینا تھا۔ اور وہ شخص ہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۱)

"اور دُنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا .... اور میری نسبت جری اللہ فی حُلل الانبیاء یعنی خدا کا رسُول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو ...... چنانچہ جو ملکِ ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اُس کا نام بھی مجھے دیا گیا۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا اِن دنوں میں انتظار کرتے ہیں وُہ کرشن میں ہی ہُوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴-۸۵)

(۲) اسی طرح آپ نے فرمایا:-

"میں اُن گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہُوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہُوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یُوں کہنا چاہیئے کہ رُوحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہُوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وُہ خدا جو زمین و آسمان کا خُدا ہے اُس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتایا ہے کہ تُو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مُسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴ طبع اوّل)

(۳)

"میں وہی ہُوں جس کا خُدا نے وعدہ کیا تھا۔ ہاں میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہُوا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۶۵)

خاتم الخلفاء

مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کا منصب و مقام خاتم الخلفاء ہونے کا بھی ہے۔ اِس تعلق میں آپ فرماتے ہیں:-

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدتِ اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہوگیا۔ کیونکہ جو آخری کام تھا وُہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اِس لئے خُدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہوجائیں۔ زمانۂ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قُربِ قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانۂ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔"

(چشمۂ معرفت ص ۸۲-۸۳)

مجددِ اَلفِ آخر

چودھویں صدی ہجری کے آخری سال میں سے اس وقت ہم گزر رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ایک طرف تو عام مُسلمانوں میں بے چینی اور مایوسی کا دَور دَورہ ہے کہ وہ موعود امام مہدی اور چودھویں صدی کا مجدد نہیں آیا۔ حالانکہ اس موعود امام کو ظاہر ہوئے نوّے سال کا عرصہ گزر گیا۔ اور اُس کی قائم کردہ الہٰی جماعت نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بفضلہٖ تعالیٰ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں کہ اب وہ آئندہ دس سال کے بعد غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ لیکن دُوسری طرف بعض پراگندہ خیال لوگوں میں یہ وسوسہ بھی پیدا ہُوا کہ اب نئی صدی شروع ہونے والی ہے اس لئے اب پندرھویں صدی کا علیٰحدہ مجدد ہوگا۔ اور مسیح موعودؑ کا دَور ختم ہوگیا۔ حالانکہ یہ بات قلتِ تدبّر اور حسد کی پیداوار ہے۔ جبکہ مذکورۃ الصدر ایک عنوان کے تحت یہ بیان ہوچکا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مقام خاتم الخلفاء کا مقام ہے تو لازمی بات ہے کہ آئندہ صدیوں میں آپؑ کا دَور ختم نہیں ہُوا۔ بلکہ آپ نہ صرف مجددِ صدی ہیں بلکہ مجددِ اَلفِ آخر بھی ہیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خُدا نے آدمؑ سے لے کر آخیر تک دُنیا کی عُمر سات ہزار برس رکھی ہے۔ اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کئے ہیں ......

(آگے دیکھئے ص ۸ پر)

غانا کے ۵۴ ویں جلسہ سالانہ میں ۳۰ ہزار احباب جماعت شامل ہوئے

احباب کی طرف سے سوا دو لاکھ سیڈیز کی مالی قربانی۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر وسیع پیمانے پر اشاعت

سالٹ پانڈ (غانا)۔ جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۵۴ واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور برکت کے احول میں ۱۰- ۱۱- ۱۲ ؍جنوری کو منعقد ہونے کے بعد بخیر و خوبی نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا۔ وکالتِ تبشیر کے ذرائع نے بتایا ہے کہ امیر جماعتِ احمدیہ غانا مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اس کامیاب اور بابرکت جلسہ سالانہ میں غانا کے طول و عرض سے تیس ہزار کے لگ بھگ احمدی احباب نے شرکت کی جس میں غانا کے مقامی باشندوں کے علاوہ امریکہ، برطانیہ اور نائیجیریا کے احباب نے بھی شمولیت فرمائی اور جلسہ سالانہ کے پروگرام میں نہایت دلچسپی اور ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

اس جلسہ سالانہ کی نمایاں اور اہم ترین خصوصیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام تھا جو حضور نے اس جلسہ سالانہ کے لئے بھیجا تھا۔ یہ پیغام جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام بھی سنایا گیا۔ غانا کے امیر جماعت نے تار میں بتایا ہے کہ اس جلسہ سالانہ کے موقع پر مقامی افریقی احباب نے مالی قربانی کا نہایت ایمان افروز مظاہرہ پیش کیا اور جلسہ کے موقع پر احبابِ کرام نے ۲ لاکھ ۱۲ ہزار سیڈیز (غانا کا سکہ) کی قربانی پیش کی۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ اس جلسہ سالانہ میں حکومتِ غانا کی طرف سے منسٹر آف سٹیٹ بطور نمائندہ شریک ہوئے اور جماعتِ احمدیہ کی سماجی رفاہی خدمات کا اعتراف کیا۔ اس جلسہ سالانہ کی کارروائی ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تفصیل سے نشر کی گئی اور اخبارات نے اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی اور متعدد جلی سرخیوں سے کارروائی کی تفاصیل شائع کی گئیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا منصب اور مقام (بقیہ صفحہ ۶)

اسی تقسیم کی رُو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودہویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے۔ اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دُنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔

(لیکچر سیالکوٹ ص ۶)

اس لحاظ سے دُنیا کے خاتمہ تک نائب رسولؐ مسیح موعودؑ کا دَور ہے۔ اور آئندہ جو بھی مجدد ہوگا وہ آپ ہی کا ظل ہوگا نہ کہ کوئی اور۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف خصوصاً الوصیت کی رُو سے خدا تعالیٰ کے وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور تجدید دین کا کام بھی آئندہ خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہوچکا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

خلاصہ کلام یہی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا مقام اُمتی نبی۔ حکم و عدل۔ موعود اقوام عالم۔ خاتم الخلفاء اور مجدد الف آخر کا مقام ہے۔ اور یہ اس اعلیٰ منصب ہے کہ حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خاص طور پر یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ امام موعود ظاہر ہو جائے تو اس کو میرا اسلام پہنچاؤ خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے۔ اس لئے بعثت مسیح موعود و ظہور امام مہدی علیہ السلام کوئی معمولی بات نہیں کہ جسے اقوام عالم نظر انداز کر دیں بلکہ آج نہیں تو کل ضرور انہیں یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر تب ان پر چسپاں ہوگا کہ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہر طرف ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہو اور ایک ہی پیشوا یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ آمین ثم آمین

اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کیجئے کیونکہ یہی اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خرچ بجا نہیں لاتا جو کہ لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ

(البقرہ ع ۲۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرکے ان کی حفاظت کیجئے!

چودھویں صدی ہجری کا اختتام

بقیہ ص ۳

احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر قادیان کی مقدس بستی سے اعلان فرمایا:-

(۱) "جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا۔ اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔"

(کتاب البریہ ص ۱۲۰)

(۲) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔"

(اربعین)

نیز فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا!

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار!

پس اس وقت جبکہ چودھویں صدی ہجری ختم ہو رہی ہے اور پندرھویں صدی کے استقبال کی عالم اسلام میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مَیں آپ بھائیوں سے محبت بھری اپیل کرتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعاوی پر سنجیدگی سے غور و فکر کریں۔ کہ بجز آپؑ کے اب کوئی امام مہدی اور مسیح موعود نہیں۔ اور آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے زمین و آسمان نے بھی گواہی دی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی قابلِ قدر تصانیف اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا بغور مطالعہ فرمئیں آنے والا موعود عین وقت پر آیا۔ اور ایک ایسی فعال جماعت قائم کرکے دُنیا سے کامیاب و کامران رخصت ہوا۔ جو جماعت آج دُنیا بھر میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا فریضہ بجا لانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ پس آپ مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہونے کی بجائے خوش اور پُر امید ہوں۔ کہ آپ کو بھی اس زمانہ کے مجدد۔ امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوکر خدمتِ دین کا زرّیں موقعہ ملے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباره امام مہدی کی تعمیل کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور برکت حاصل ہوگی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو بھی ملحوظِ خاطر رکھیں:-

"مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریمؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریمؑ کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریمؑ کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۶۴-۶۵)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے بھائیوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شناخت اور قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

برِّ اعظم افریقہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

لیگوس۔ امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن بہت نزدیک ہیں اور برِّ اعظم افریقہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے تیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بھیجے جانے والے ایک پیغام میں فرمائے جو کہ ۲۳ سے ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء تک نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کی عمارت میں منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو غلبۂ اسلام کے آنے والے دنوں کی روشنی میں ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور احباب کو تلقین کی کہ وہ خود اور اپنی اولادوں کو غلبۂ اسلام کے لئے تیار کریں اور اس کے لئے اپنی زندگیاں پہلے سے کہیں بڑھ کر اسلام کے مطابق گزاریں، قرآن کریم اور حضور علیہ السلام کی تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ یہ پیغام مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب نے حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنانے کی سعادت حاصل کی اس کے ترجمہ کا مکمل متن پیشِ خدمت ہے:۔

"مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں خدا تعالےٰ اس کانفرنس اور اس میں حصہ لینے والوں کو اپنی برکات سے نوازے اور اسے نائیجیریا اور اس کے ہمسایہ ممالک میں اسلام کے پھیلنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

اِس موقع پر مَیں آپ کی توجہ اس روحانی انقلاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو سیّدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام نے اِس دُنیا میں برپا کیا۔ آپ کی بعثت کے وقت اسلام اور مسلمان انتہائی کسمپرسی اور تنزل کی حالت میں سے گذر رہے تھے۔ مسلمان غریب اور جاہل تھے ان کی سیاسی طاقت اور اثر و نفوذ ختم ہوچکا تھا۔ ان کا دیوالیہ نکل چکا تھا اور وہ انتہائی مایوسی کا شکار تھے۔ ان کے اندر یہ جذبہ ختم ہوچکا تھا کہ وہ ترقی کریں اور دُنیا میں زندہ اقوام کے ساتھ شامل ہوں۔ اسلام پر تمام اطراف سے حملے ہو رہے تھے اور اس کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔ دشمنانِ اسلام میں سے عیسائیت بہت سخت اور تیز تھی عیسائی منّاد تمام ممالک میں جا کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید طور پر حملہ آور تھے عیسائیوں کی سیاسی طاقت اور دولت ان کی پُشت پناہ تھی عیسائیت اپنی فتح کے متعلق اِس قدر پُر امید تھی کہ ان کے منّادوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ

۱۔ برِّ اعظم افریقہ ان کی گود میں ہے۔
۲۔ برِّ صغیر ہند میں کوئی ایک بھی مسلمان باقی نہ رہے گا۔
۳۔ وقت آچکا ہے کہ کعبہ پر عیسائیت کا جھنڈا بلند کر دیا جائے۔

اِن تمام دعاوی کے خلاف صرف مسیح موعودؑ اور ان کے چند غریب پیروکار تھے۔ ان کے پاس کوئی پیسہ کوئی طاقت اور کوئی سیاسی نفوذ نہ تھا مگر خدا جو ربّ العالمین ہے وہ اس کا مددگار تھا اور اس خدا نے اس کو بتایا کہ اسلام کی فتح کے دن قریب ہیں اور خدا سے علم پاکر اس نے یہ دعویٰ کیا کہ:۔

"قریب ہے کہ سب طاقتیں
ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔
اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے
مگر اسلام کا آسمانی حربہ
کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا
جب تک دجالیت کو پاش
پاش نہ کر دے۔ وہ وقت
قریب ہے کہ خدا کی سچی
توحید جس کو

بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی"!

چونکہ یہ پیشگوئی تھی اس لئے مذہبی دُنیا میں ایک مکمل تبدیلی پیدا ہوئی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ برِّ اعظم افریقہ بجائے عیسائیت کی گود میں جانے کے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آرہا ہے۔ ہند و پاکستان میں عیسائی منّاد ایک عام احمدی نوجوان سے بھی بات کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ عیسائیت کا جھنڈا خانہ کعبہ پر لہرانے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔

اِن پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے نشانات روز بروز واضح ہو رہے ہیں۔ اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن پہلے سے بہت نزدیک ہیں مگر اس کے نتیجہ میں آپ کے کندھوں پر بھی ایک عظیم ذمہ داری ڈال رہا ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ ہمیں پوری عاجزی کے ساتھ اس کا استقبال کرنا ہوگا اور خدائے قادرِ مطلق کے حضور شکر و سپاس کے جذبہ کے ساتھ سجدہ ریز ہونا چاہیئے ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنی زندگیاں اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنی چاہئیں ہمیں اپنی اولادوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جب غلبۂ اسلام کی صدی میں لوگ جوق در جوق شامل ہوں ہم ان کے استاد اور صحیح راہنما بن کر خدمت بجا لاسکیں۔

اِسی بناء پر مَیں تم سے یہ بار بار کہتا ہوں کہ آپ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو کہ قرآن کریم کی ہی تفسیر ہیں کا مطالعہ کریں تاکہ آپ صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہوسکیں اور اپنی زندگیاں اس کے مطابق بسر کرسکیں۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مَیں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور روزانہ تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بچوں کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور آپ کو اِس دُنیا اور اگلی دُنیا کی بہترین نعماء سے نوازے۔ آمین"

اِسی طرح مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے بھی ایک تفصیلی پیغام موصول ہُوا جس میں آپ نے کانفرنس کے انعقاد پر مسرّت کا اظہار کیا اور کامیابی کے لئے دعا کی۔ اور جماعت کو تبلیغ کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی گئی اور خاص طور پر ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک اور دوست کو دائرۂ اسلام میں لانے کی تلقین کی گئی

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پچیس ۲۵ ہزار روپے کا عطیہ

لاہور ۲۶ رجنوری ۱۹۸۰ء ــــ جماعت احمدیہ کے چیف آرگن (روزنامہ) الفضل کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ نے صدرِ پاکستان کے امدادی فنڈ برائے افغان مہاجرین میں ۲۵ ہزار روپے بطور عطیہ دیئے ہیں۔ یہ رقم ۱۰ رجنوری ۱۹۸۰ء کو صدرِ پاکستان کے قائم کردہ "ریلیف فنڈ برائے افغان مہاجرین" میں "نیشنل بنک آف پاکستان" کی وساطت سے جمع کرادی گئی ہے۔

The **ANNOOR** is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oakland, California 94619. Phone: 415/261-9481. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement in Islam are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: 202/232-3737.